موہن داس کرم چند گاندھی

عارفہ خاتون

ٹیچر عبدالحکیم پبلک اسکول ساٹھی، ضلع مغربی چمپارن (بہار)

بچو! انسانی تاریخ کے اوراق عظیم انسانوں کی گرانقدر خدمات سے منور اور بے مثال قربانیوں سے روشن ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے انسانی زندگی کی بقا اور ترقی کے لیے اپنی قیمتی جانیں قربان کر دیں۔ ان تاریخ ساز شخصیات میں ایک نام موہن داس کرم چند گاندھی کا بھی ہے جنھیں کبھی بھی کسی صورت میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انھیں رہتی دنیا تک یاد کیا جاتا رہے گا۔ موہن داس کرم چند گاندھی کو آج کون نہیں جانتا۔ دنیا کے کونے کونے میں اعلیٰ ادنیٰ، چھوٹا بڑا اور بچہ بچہ آج گاندھی جی کی شخصیت سے بخوبی واقف ہے۔

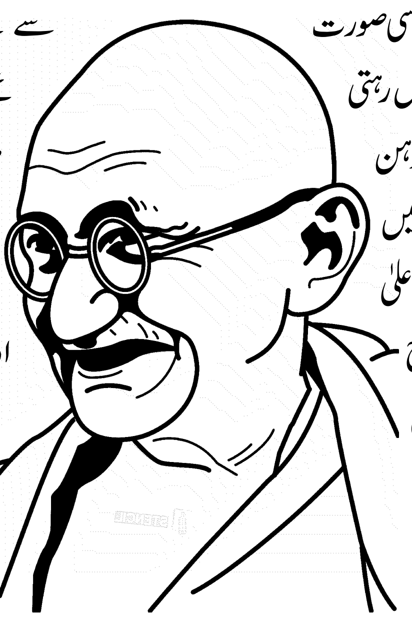

مہاتما گاندھی ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی پوری زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر کوئی باپو جی کی شخصیت سے بہت حد تک آگاہ و باخبر ہے۔ ان کی ہمہ جہت شخصیت اور گرانقدر کارناموں نے ہی انھیں بابائے قوم اور مہاتما گاندھی کے نام سے مقبولیت کا تاج پہنایا۔

موہن داس کرم چند گاندھی گجرات کے مغربی ساحلی شہر پور بندر میں ۲/اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام کرم چند گاندھی تھا، جو ہندو مودھ فرقہ سے تھے اور ریاست پور بندر کے دیوان تھے۔ ان کی والدہ کا نام پتلی بائی تھا، جو ہندو پرنامی ویشنو فرقہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

انھوں نے پور بندر میں مڈل اسکول اور راجکوٹ میں ہائی اسکول کی تعلیم حاصل کی۔ دونوں ہی میں تعلیمی سطح پر گاندھی جی ایک اوسط قسم کے طالب علم رہے۔ انھوں نے اپنا میٹرک کا امتحان بداؤ نگر گجرات کے سملداس سے کچھ پریشانیوں کے ساتھ پاس کیا اور جب تک وہاں رہے ناخوش ہی رہے کیونکہ ان کا خاندان انھیں بیرسٹر بنانا چاہتا تھا۔ ۴/ستمبر

۱۸۸۸ء کو گاندھی جی قانون کی پڑھائی کرنے اور بیرسٹر بننے کے لیے لندن چلے گئے۔

گاندھی جی کی عمر جب ۱۳؍سال تھی تب ان کی شادی ۱۴؍سال کی کستور بائی ماکھنجی کپاڈیا سے کردی گئی جن کا پہلا نام چھوٹا کر کے کستور با کر دیا تھا اور لوگ انھیں پیار سے با کہتے تھے۔ یہ شادی کم سنی کی شادی تھی جو اس وقت اس علاقے میں عام تھی۔ اس علاقے میں وہاں یہی رسم تھی کہ نابالغ دلہن کو اپنے ماں باپ کے گھر اور اپنے شوہر سے الگ زیادہ وقت تک رہنا پڑتا تھا۔ ۱۸۸۵ء میں جب گاندھی جی ۱۵؍سال کے تھے تب ان کی پہلی اولاد کی پیدائش ہوئی، لیکن وہ صرف کچھ دن ہی زندہ رہی اور اسی سال کی شروعات میں گاندھی جی کے والد کرم چند گاندھی بھی دنیا سے چل بسے۔

موہن داس گاندھی اور کستور با گاندھی کے چار اولاد ہوئی جو تمام بیٹے تھے۔ ہری لال ۱۸۸۸ء میں، منی لال ۱۸۹۲ء میں، رام داس ۱۸۹۷ء میں اور دیوداس ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔

مہاتما گاندھی ایک قابل رہنما، بہترین انسان تھے۔ ہندوستان کے سیاسی اور روحانی رہنما اور تحریک آزادی کے اہم ترین کردار تھے۔ انھوں نے ستیہ گرہ اور اہنسا (عدم تشدد) کو اپنا ہتھیار بنایا۔ ستیہ گرہ، ظلم کے خلاف عوامی سطح پر منظّم سول نافرمانی ہے جو عدم تشدد پر مبنی ہے۔ یہ طریق کار ہندوستان کی آزادی کی وجہ بنا اور ساری دنیا کے لیے حقوق انسانی اور آزادی کی تحریکوں کے لیے مشعلِ راہ بھی۔

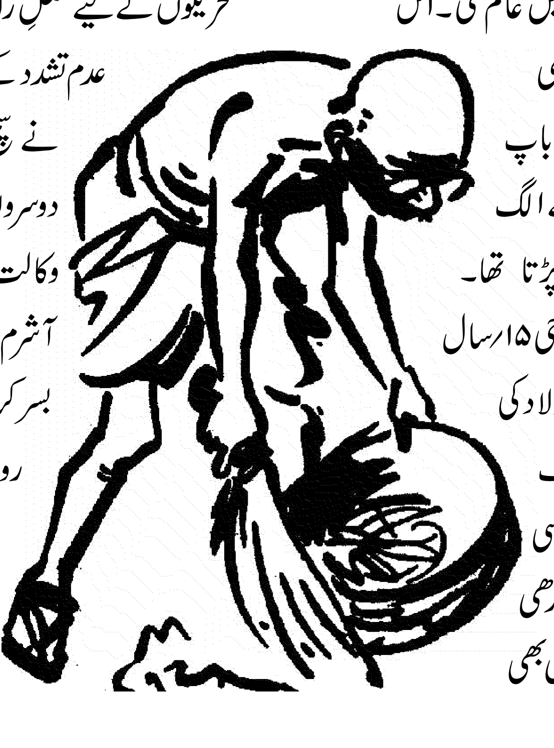

عدم تشدد کے پیشوا کے طور پر گاندھی جی نے سچ بولنے کی قسم کھائی تھی اور دوسروں سے ایسا ہی کرنے کی وکالت کرتے تھے۔ وہ سابرمتی آشرم میں رہتے اور سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ لباس کے طور پر روایتی ہندوستانی دھوتی اور شال کا استعمال کرتے، جو وہ خود چرخے پر بنتے تھے۔ وہ سادہ اور سبز کھانا کھاتے اور روحانی پاکیزگی اور سماجی اجتماع کے لیے اپواس (روزے) رکھا کرتے تھے۔

مہاتما گاندھی کی تعلیمات کی تین بنیادیں ہیں: عدم تشدد یا اہنسا، سچائی پر مضبوطی سے جمے رہنا یا ستیہ گرہ اور انفرادی سیاسی رائے دہی یا سوراج۔ گاندھی جی صلح جوئی کے قائل تھے، اسی لیے انھوں نے حضرت محمدؐ اور

بدھ مت کی تعلیمات کا گہرائی و گیرائی کے ساتھ مطالعہ کیا۔ گاندھی جی نے اپنی سوچ کا اظہار ایک مرتبہ یوں کیا تھا۔ ''میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ زندگی موت کی آغوش میں، سچائی جھوٹ کے درمیان اور روشنی اندھیرے کے بیچ میں اپنا وجود قائم رکھتی ہے۔ اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ خدا زندگی، سچائی اور نور ہے اور وہ محبت اور اعلیٰ ترین وجود ہے۔''

گاندھی جی کو بچپن سے صفائی ستھرائی عزیز تھی اور انھوں نے پہلی بار جنوبی افریقہ میں ستیہ گرہ کے ساتھ ساتھ حفظان صحت کے معاملے کو بھی اٹھایا تھا۔ وہ زندگی بھر اس پر زور دیتے رہے اور ٹرینوں، مندروں، اسکولوں اور کالجوں میں گندگی کے خلاف اپنے جلسوں میں بولتے رہتے اور اخبارات میں مضامین لکھتے رہے اور خود صفائی ملازم کی طرح سماج کو اپنی خدمات کی پیشکش بھی کی۔

مہاتما گاندھی ۹ر جنوری 1915ء کو ہندوستان واپس آئے اور جب ۱۴ر جنوری کو راج کوٹ سے ممبئی کے لیے ٹرین کی تیسری کلاس میں گئے (اس زمانے میں ٹرین میں تھرڈ کلاس درجہ بھی ہوتا تھا) تو انھیں ریل میں صفائی اور حفظان صحت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کے بعد وہ ٹرین سے ہندوستان میں الگ الگ مقامات کا دورہ کرتے رہے اور شانتی نکیتن، ہری دوار، ورنداون، بھڑوچ، بھاگلپور، کولکاتا، کا بنارس ہندو یونیورسٹی کے علاوہ چمپارن بھی گئے اور سب جگہ انھوں نے گندگی دیکھی تو انھوں نے صفائی پر زور دیا۔

۳۰ر جنوری ۱۹۴۸ء کی شام دہلی میں البقرق روڈ (جو اب تیس جنوری مارگ کہلاتا ہے) پر واقع برلا ہاؤس میں قتل کی ایک ایسی واردات ہوئی جس سے ہندوستان کے عوام بالخصوص مسلمان سکتے میں آ گئے۔ اس شام برصغیر کی تحریک آزادی کے ایک بڑے رہنما موہن داس کرم چند گاندھی یعنی مہاتما گاندھی کو قتل کر دیا گیا۔

۲ر اکتوبر گاندھی جی کا یوم پیدائش ہے۔ اس دن قومی تعطیل رہتی ہے اور دنیا بھر میں یہ دن یوم عدم تشدد کے طور پر منایا جاتا ہے، ایسے میں ہماری طرف سے باپو جی کو سب سے بہترین خراج عقیدت یہی ہوسکتا ہے کہ ہم ان کے سب سے مضبوط اور اہم نظریہ 'عدم تشدد' کو فروغ دینے کے لیے پہل کریں اور سکون واطمینان کا ماحول قائم کرنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی ان کے دوسرے اہم پروگرام صفائی ستھرائی پر بھی عمل کریں۔ آج ہندوستان میں جگہ جگہ سوچھ ابھیان چلایا جا رہا ہے اس مہم میں شریک ہوں اور اپنے اپنے علاقے کو صاف ستھرا رکھنے پر توجہ دیں۔ یہی باپو کو سب سے بڑا خراجِ عقیدت ہوگا۔

OO